بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقشِ آغاز

آج عرب اسرائیل جنگ کا دسواں دن ہے۔ اور رمضان المبارک کی سترویں تاریخ، سات سال کے جانگسل صبر کے بعد بالآخر عربوں نے سربکف ہوکر میدان جہاد میں اپنی شجاعت و بسالت کی نئی داستانوں سے اسلام کے روشن اور تابندہ تاریخ سے وہ گرد وغبار جھاڑدی جو سامراجی اور صیہونی سازشوں سے پچھلی جنگ میں اسے ماند کرنے لگی تھی۔ آج کی جنگ اور آج کی تاریخ ہمیں ۲ھ ہجری کے اس یوم الفرقان (۱۷ رمضان یوم بدر) کی یاد دلا رہا ہے، جب ہادیٔ انسانیت اور نذیر وبشیر رسول، امام المجاہدین نبی آخرالزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مٹھی بھر جاں نثاروں کے ساتھ قیامت تک اسلام اور مسلمانوں کی فتح وکامرانی کا دروازہ کھول کر کفر وشرک کو سرنگوں کردیا بدر کی یہ فتح آئندہ تمام فتوحات کا سرچشمہ اور قیامت تک خدائے حی وقیوم کے اعتراف وحدانیت اور عبادت خالصہ کا ذریعہ بنا، اور آج عرب اپنے سرفروش اور جان نثار اسلاف کی طرح اسی شاہراہ جہاد پر گامزن ہیں۔ ہمارے جسم وجان کی ہر متاع عزیزان پر نثار ہو مسلمانوں کے دلوں کی ہر دھڑکن ان کی ہمنوا ہے۔ کہ عرب اپنے لئے نہیں اسلام کی عظمت رفتہ کی بحالی کیلئے لڑ رہے ہیں، قبلۂ اول مسجد اقصیٰ، اور انبیاء کرامؑ کی سرزمین کی بازیابی اور بالآخر حرمین الشریفین کا تحفظ وحفاظت صرف عربوں کا نہیں بلکہ دنیا بھر کے تمام نام لیوایان محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا یکساں فریضہ ہے۔ مسجد اقصیٰ کے مینار جھک جھک کر دنیا کے تمام مسلمانوں کو پکار رہے ہیں۔ قدس کی جامع عمرؓ مغضوب و ذلیل قوم، یہود کے قدموں سے پامالی پر ساری دنیا کے مسلمانوں کی غیرت وحمیت کا ماتم کر رہی ہے۔ صحرائے سینا کی وسعتیں ملت محمدی کے ہر اس فرد میں صلاح الدین ایوبی کو تلاش کر رہی ہیں جو خود کو مسلم اور محمد عربی کا غلام کہتا ہے۔ اب جب کہ عرب اس دعوت پر لبیک کہہ کر میدان میں کود پڑے ہیں، اور وہ حق پر ہیں، اور حق کیلئے لڑ رہے ہیں۔ تو کیا مسلمان اور اسلامی مملکتیں صرف چند بیانات دیکر اور زبانی جمع خرچ کرکے اپنے فریضہ سے سبکدوش ہو سکتی ہیں اور کتنے ہیں جو زبانی حد تک بھی لبوں کو جنبش نہیں دے رہے جبکہ اہل باطل متفق ہو کر مسلمانوں پر دھاوا بول رہے ہیں۔ امریکہ جو سامراجیت کا علمبردار ظلم وفساد کا سرچشمہ اور انسانی قدروں کی توہین وپامالی کا مظہر اتم ہے، کھل کر عالم اسلام کی غیرت و حمیت کو للکار رہا ہے۔ وہی امریکہ جس کی دریوزہ گری کو ہم سرمایہ مجد و شرف سمجھتے ہیں۔ اور جس کے چند ٹکڑوں کی وجہ سے ہماری مسرتوں کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہتا۔ ہمیں عربوں کی اس جنگ سے عبرت ونصیحت کے صدہا سبق لینے چاہئیں، دوست اور دشمن کی پہچان کا سبق، عروج وزوال کا سبق، نئی زندگی، نیا ولولہ اور